www.KitaboSunnat.com

رپورٹ

محمد اسلم صدیق
فاضل جامعہ ہذا

جامعۃ لاہور الاسلامیۃ میں

مجلس فضلاے جامعہ، تقریبِ تکمیل بخاری

اور تقریب قراءاتِ عشرہ و محفل قراءت

جامعۃ لاہور الاسلامیۃ عرصہ ۳۵ سال سے تعلیمی، دعوتی اور تحقیقی میدان میں مصروفِ کار ہے اور یہاں سے سینکڑوں علماے کرام حصولِ علم کے بعد علم و تحقیق اور دعوتِ دین کے میدان میں ملک اور بیرونِ ملک خدمات انجام دے رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں ۱۴؍ستمبر ۲۰۰۵ء بروز بدھ 'تکمیل صحیح بخاری' اور 'تکمیل قراءاتِ عشرہ' کے موقع پر اس مادرِ علمی سے فیض یافتہ اہل علم کے لئے ایک روزہ ملاقات کا اہتمام کیا گیا۔ مقصد یہ تھا کہ ان کی اپنی مادرِ علمی سے وابستہ محبت واُنس کی ان یادوں کو زندہ کیا جائے جو عرصہ گزر جانے سے عموماً ماند پڑ جایا کرتی ہیں۔ نیز دین اسلام کی سربلندی کے مقدس مشن کو فروغ دینے اور دین کے اس سفر میں درپیش مشکلات کو حل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ، باہم تعاون اور رہنمائی کے تعلق کو استوار کیا جائے اور یہ جائزہ لیا جائے کہ ہم اپنے مشن کو آگے بڑھانے میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔

صبح سویرے فضلاے جامعہ کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ مادرِ علمی میں تشریف لانے والے ہر صاحبِ علم کا بیرونی دروازہ پر استقبال کرتے ہوئے اس کے سینہ پر اعزازی بیج لگایا جاتا۔ صبح ۹ بجے پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ جامعہ کے فاضل **قاری محمد اجمل** نے تلاوت فرمائی۔ بعدازاں جامعہ کے فاضل اور مدرّس **قاری حمزہ مدنی** نے خوبصورت آواز میں سورۂ ابراہیم کی چند آیات تلاوت کیں۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جامعہ کے ہی فاضل اور اُستاذ **مولانا محمد شفیق مدنی** انجام دے رہے تھے۔ جامعہ کی مسجد کا وسیع ہال فاضلین جامعہ سے بھر چکا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ سالوں سے بچھڑے یہ ہم سفر ساتھی آج مل کر فرحت و انبساط کے جذبات سے سرشار نظر آرہے تھے۔ چنانچہ فاضلینِ جامعہ کی علمی، تبلیغی و تحقیقی سرگرمیوں اور زندگی کے مراحل میں پیش آنے والے تجربات سے آگاہی کے حوالہ سے تعارفی نشست کا آغاز ہوا۔ مولانا محمد شفیق مدنی کے تمہیدی کلمات کے بعد:

❁ سب سے پہلے فاضل جامعہ مولانا عبدالصمد رفیقی کو دعوت دی گئی۔ موصوف ۱۹۸۴ء میں جامعہ ہذا سے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مدینہ منورہ یونیورسٹی کے کلیۃ الحدیث سے ۱۹۸۸ء میں فارغ ہوئے، بعد ازاں مؤسسة الحرمین الخیریة کی طرف سے جامعہ محمدیہ اور جامعہ ابن تیمیہ میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ جامعہ کے طلبہ کی منظّم کردہ 'تحریکِ مجاہدین اسلام' اور ماہنامہ 'شہادت' سے بھی وابستہ رہے۔ پھر کچھ عرصہ مکتبہ دارالسلام میں خدمات انجام دیں۔ ۱۹۹۴ء سے منڈی واربرٹن میں جامعة مرأة القرآن والحدیث کے نام سے طالبات کے دینی مدرسہ میں آپ شیخ الحدیث کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

تعارف کے بعد اُنہوں نے اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے کہا کہ آدمی کو اپنے شعبہ سے منسلک ہوکر پوری محنت سے اس کا حق ادا کرنا چاہئے۔ دعوتِ دین میں زبانوں مثلاً عربی اور انگلش میں مہارت بھی ضروری ہے۔ اپنی ذمہ داری کو مشن سمجھ کر اخلاص ومحنت کے ساتھ ادا کیا جائے تو بھرپور نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ہر فقہ کو اسی مکتبِ فکر کی کتب سے ہی کما حقہ سمجھا جاسکتا ہے۔

❁ اس کے بعد مولانا محمد زبیر شاکر کو دعوت دی گئی، موصوف ۱۹۸۹ء میں جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد تحریک مجاہدین اسلام کے ساتھ وابستگی کے دوران صوبہ کنڑ (افغانستان) میں دعوت و جہاد میں مصروف رہے۔ آج کل دعوتِ دین کے ساتھ ساتھ مطب کرتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے خصوصی اساتذہ مولانا خالد سیف شہید، مولانا حافظ عبدالسلام، مولانا رمضان سلفی حفظہم اللہ سے استفادہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے تجربات کی روشنی میں تمام مشکلات کا حل 'اللہ سے دعا' تجویز کیا۔

❁ اس کے بعد مولانا محمد شفیع طاہر نے اظہارِ خیال فرمایا۔ موصوف جامعہ سے ثانویہ مکمل کرنے کے بعد ۱۹۹۲ء میں جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ میں داخل ہوگئے اور وہاں کلیة

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشریعة سے فراغت کے بعد جامعہ ہذا میں ہی تدریس کے ساتھ ساتھ لاہور کی ایک جامع مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

انہوں نے امام ابن تیمیہؒ کے حوالہ سے بتایا کہ حاملین دین کے لئے اللہ نے دو جنتیں تیار کی ہیں: ایک دنیا کی جنت اور دوسری آخرت میں۔ اور دنیا کی جنت سے مراد اطمینان وسکون ہے جو اللہ تعالیٰ اہل دین کو یقیناً دنیا میں عطا کرتے ہیں۔

❁ اس کے بعد مولانا حافظ عبدالوحید نے بڑے دلچسپ انداز میں دورانِ تعلیم اور اس کے بعد اپنی سرگرمیوں اور تجربات کا ذکر کیا۔ موصوف جامعہ کے ان طلبا میں سے تھے جب جامعہ ہنجر وال، اعظم گارڈن، لاہور میں واقع تھا۔ مولانا عبدالرحمٰن عظیمی، قاری نعیم الحق نعیم اور مولانا سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہم اللہ ان کے خصوصی اساتذہ میں سے ہیں۔ جامعہ ملک سعود، ریاض سے دو سال کا کورس مکمل کرنے کے بعد دعوتِ دین کی تڑپ اُنہیں واپس پاکستان لے آئی۔ آپ کئی سال تدریس بھی کرتے رہے اور ۲ سال سے معروف جماعتی جریدہ ہفت روزہ 'الاعتصام' کے مدیر ہیں۔ اُنہوں نے جامعہ کی ترقی میں مولانا مدنی کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم أبناء الجامعة ہیں تو مدنی صاحب بجا طور پر أبو الجامعة ہیں۔

اُنہوں نے اپنے تجرباتِ زندگی کے تناظر میں علما کے لئے مسلسل مطالعہ پر زور دیا اور اپنے زیر ادارت ساتھیوں پر اعتماد، أمرهم شورىٰ بينهم کے تحت ان سے مشاورت کو عمدہ نتائج وثمرات کا مرہون قرار دیا۔

❁ اس کے بعد جامعہ کے فاضل حافظ حسن مدنی کو اظہارِ خیال کی دعوت دی گئی۔ موصوف ۱۹۹۲ء میں جامعہ سے فارغ ہوئے اور اس کے بعد سے جامعہ کے ترجمان ماہنامہ 'محدث' کی ادارت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ موصوف جامعہ کی مجلس انتظامی میں بھی سیکرٹری کے فرائض انجام دیتے ہیں اور پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ اُنہوں نے ان علمی خدمات کو محض اللہ کی مدد اور دینی وعلمی ماحول کا مرہون قرار دیا۔ اُنہوں نے اپنے اساتذہ میں بطورِ خاص مولانا محمد رمضان سلفی، مولانا سعید مجتبیٰ سعیدی اور مولانا خالد سیف شہیدؒ کے علاوہ شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی کا ذکر کرتے ہوئے ان کے اس احسانِ عظیم کا جذبات سے لبریز انداز میں تذکرہ کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ اس کے بعد مولانا اکرم بھٹی کو دعوتِ سخن دی گئی۔ موصوف ۱۹۹۴ء میں جامعہ ہذا اور جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ کے كلية الحديث سے ۱۹۹۹ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ وعظ وخطابت کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ مدینہ یونیورسٹی سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد سعودی عرب میں غیر مسلموں کے لئے قائم اداروں میں دعوت کا کام انجام دیتے رہے ہیں۔ آپ ان دنوں إدارة الإصلاح بونگہ بلوچاں میں تدریس کے ساتھ بھائی پھیرو کی ایک مسجد میں خطابت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ خصوصی اساتذہ میں مولانا زید احمد، مولانا عبدالرشید خلیق اور حافظ ثناء اللہ مدنی ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ جامعات کے اکثر فاضلین احساسِ کمتری میں مبتلا ہو کر دعوتِ دین کے کام سے دستبردار ہو جاتے ہیں جو یقیناً بہت بڑا المیہ ہے، حالانکہ انبیاء کے ورثا کی حیثیت سے ان کا منصب انتہائی بلند ہے۔

❁ اس کے بعد جامعہ کے فاضل محمد رمضان آف میلسی کو دعوت دی گئی۔ موصوف جماعة الدعوة، شعبہ دعوت واصلاح، لاہور کے مدیر ہیں۔ آپ نے ۱۹۹۲ء میں جامعہ میں داخلہ لیا اور یہاں سے دینی تعلیم مکمل کی۔ اُنہوں نے قرآن میں تحریف کی اس وقت جو ناپاک سازشیں ہورہی ہیں، ان کے خلاف علما کو اپنا کردار ادا کرنے اور جہاد کے لئے اُٹھ کھڑے ہونے کی ترغیب دی۔

❁ ان کے بعد مولانا محمد رفیق زاہد کو دعوت دی گئی۔ موصوف ۱۹۸۸ء میں جامعہ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد جامعة الملك سعود، ریاض سے دو سالہ کورس مکمل کرنے کے بعد پاکستان لوٹے اور جامعہ کمالیہ راجووال میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس وقت جمعية إحياء التراث الإسلامي کویت کی لجنة المساجد گوجرانوالہ کے رکن ہیں۔ خصوصی اساتذہ میں مولانا عبدالرحمٰن عظیمی، مولانا عبدالرشید راشد، مولانا عبدالرشید خلیق اور مولانا زید احمد حفظہم اللہ شامل ہیں۔

❁ اس کے بعد مولانا اجمل بھٹی کو دعوتِ سخن دی گئی۔ موصوف جامعہ ہذا کے بعد جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے كلية الحديث سے فارغ التحصیل ہوئے۔ واپس آنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کیا۔ پہلے NUML یونیورسٹی میں پڑھاتے رہے اور ادارۃ الاصلاح بونگہ بلوچاں میں تدریس کررہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ان کے علاوہ فاضلین جامعہ کی ایک بڑی تعداد پروگرام میں شریک ہوئی لیکن وقت کی قلت کے باعث سب شرکا کو تعارف کا موقع دینا ممکن نہ تھا، لہٰذا ایک جائزہ فارم تمام شرکا میں تقسیم کردیا گیا جس میں مکمل کوائف، موجودہ دینی سرگرمیاں اور دین کے اس سفر میں درپیش مشکلات اور زندگی کے مراحل میں حاصل ہونے والے تجربات وغیرہ کی بابت استفسار کیا گیا تھا۔

☜ جامعہ کے موجودہ اساتذہ کے علاوہ ان اساتذہ کو بھی اس مجلس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی جو کسی دور میں جامعہ میں پڑھاتے رہے تھے۔

▣ ان میں سے پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی کو اظہارِ خیال کی دعوت دی گئی۔ موصوف جامعہ سعیدیہ دہلی کے فاضل مولانا شرف الدین دہلوی کے شاگرد ہونے کے ناطے سعیدی کہلاتے ہیں۔ سلطان المحد ثین مولانا سلطان محمودؒ سے بھی تعلیم حاصل کی۔ پھر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد جامعہ لاہور الاسلامیہ میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔

تصنیف و تالیف کا اچھا ذوق رکھتے ہیں۔ مختلف موضوعات پر ان کے مقالات جرائد ومجلّات کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ اُصول حدیث کی معروف کتاب: 'تدریب الراوی' کا ترجمہ مکمل کر چکے ہیں جو اَب طباعت کے مراحل میں ہے۔ آج کل لیہ کالج میں لیکچرر ہیں۔ اُنہوں نے اپنا تعارف کروانے کے بعد دعوتِ دین کے میدان میں موعظہ حسنہ اور حکمت کو پیش نظر رکھنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ کالج اور یونیورسٹی کے ماحول میں کسی گروہ اور بدعت وگمراہی کا نام لے کر ردّ کرنے کی بجائے اس کے متعلق طلبا کے ذہن میں سوالات کو اُبھاریں کہ وہ سوچنے پر مجبور ہوجائے۔

▣ اس کے بعد پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ کو دعوتِ سخن دی گئی۔ موصوف ایم اے اسلامیات کے بعد کالج میں لیکچرار ہوئے اور نصاب کی متعدد کتب تصنیف کیں۔ ان کی تعلیمی خدمات کے صلے میں لندن کی یونیورسٹی نے اُنہیں پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگری دی۔ موصوف جامعہ کے ابتدائی سالوں (۱۹۷۱ء) میں طلبا کو عصری علوم کی تعلیم دیتے رہے۔

اُنہوں نے سیرتِ نبویؐ کے یہ تین کردار فاضلین جامعہ کے سامنے پیش کئے :

① آپؐ نے صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہوکر اُمت کو اسلام کی دعوت دی۔

② جب دشمنوں نے ظلم کی انتہا کردی تو مکہ چھوڑتے وقت دشمنوں کی امانتیں واپس کردیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ اور آخر لاکھوں انسانوں کے سامنے هل بلّغت کا اعلان کیا تو سب نے تصدیق کی۔

اُنہوں نے زور دیا کہ ایک داعی اور عالم دین کو ان کرداروں کا اعلیٰ نمونہ ہونا چاہئے کہ موت کے وقت صدا آئے: ﴿يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴾

▣ اس کے بعد **مولانا محمد شفیق مدنی** نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ موصوف نے جامعہ ہذا سے ۱۹۸۳ء میں سندِ فضیلت حاصل کرنے کے بعد جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے كلية الشريعة کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد اسی جامعہ کی نظامت کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ڈالی گئی جسے اُنہوں نے جس حسن وخوبی سے نبھایا، جامعہ کے فاضلین اس کے گواہ ہیں۔ کچھ عرصہ آپ جامعہ میں تدریس کے ساتھ ساتھ سعودی عرب کی معروف ادارے إدارة المساجد والمشاريع الخيرية میں بھی کام کرتے رہے ہیں۔

اُنہوں نے اس طرح کی مشاورتی مجالس کو دینی سرگرمیوں کے فروغ میں نہایت اہمیت کا حامل قرار دیا۔ اُنہوں نے کہا کہ جب آدمی دوسروں کی تنقیص کو اپنا شعار بنا لیتا ہے تو پھر ساری صلاحیتیں اپنے دفاع میں ضائع ہو جاتی ہیں اور کوئی تعمیری کام کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ اُنہوں نے کہا کہ نظریات کا اختلاف ایک طبعی امر ہے، لیکن اختلاف کی بنیاد پر باہم تعصب اور شدت کا رویہ انتہائی مہلک ثابت ہوتا ہے۔

▣ اس کے بعد **مولانا فاروق اصغر صارم** کو دعوتِ ارشاد دی گئی۔ موصوف ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۱ء جامعہ میں پڑھاتے رہے۔ اس وقت یہ ادارہ ہنجر وال ملتان روڈ پر واقع تھا۔ تصنیف کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ وراثت کے موضوع پر عربی زبان میں فقه المواريث کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی جو اس وقت ۲۰ مدارس میں بطورِ نصاب پڑھائی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ 'اسلامی اوزان' وغیرہ کتب ان کے ذوق تحقیق کی آئینہ دار ہیں۔

اُنہوں نے جامعہ کی پرانی یادوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا دور انتہائی کٹھن دور تھا اور الحمدللہ یہ ننھا سا پودا اب ایک تناور اور ثمر آور درخت بن چکا ہے۔ اُنہوں نے لائبریری میں جامعہ کے اساتذہ اور فاضلین کی کتب کے لئے ایک شوکیس قائم کرنے کی تجویز دی جس سے نہ صرف جامعہ کے فاضلین اور زیر تعلیم طلبہ میں تحقیق وتصنیف کا ذوق وشوق بیدار ہوگا بلکہ بہت ساری کتب بھی جامعہ کی لائبریری میں جمع ہوں گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُنہوں نے فاضلین جامعہ کے لئے دو باتیں ذکر کیں:

① ثابت قدمی کے ساتھ کسی ایک جگہ ٹک کر دین کا کام کریں اور اگر کوئی دینی ادارہ بنایا ہے تو نہایت عزم واستقلال کے ساتھ اسے منارۂ نور بنانے میں اپنی تمام کوششیں صرف کریں۔

② تبلیغ و تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تحقیق کا میدان بھی آباد کریں۔ اس وقت کتب حدیث پر حواشی اور جدید تحقیقی تقاضوں کے مطابق عام فہم انداز میں دینی مسائل کو پیش کرنے کی اشد ضرورت ہے، خصوصاً جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے فاضلین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ کتبِ حدیث پر حواشی لکھیں۔

▣ اس کے بعد جامعہ کے اُستاذ مولانا عبدالرشید خلیق کو اظہارِ خیال کی دعوت دی گئی۔ موصوف جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے کلیۃ القرآن سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہاں داخلہ ورجسٹریشن کمیٹی کے ممبر رہے اور اب سعودی 'مکتب الدعوۃ' کی طرف سے مبعوث ہیں اور کافی عرصہ سے جامعہ لاہور الاسلامیہ میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ جامعہ کے اکثر فاضلین کو ان سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔

اُنہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے انتظامیہ اور طلبا کو محنت اور اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کی کہ پڑھانے والا اپنے کو ملازم سمجھے، نہ پڑھنے والا حصولِ ملازمت کے لئے پڑھے۔ دینی اور مشنری کاموں کا خصوصی جوہر یہی ہے!

◉ تقریب کے آخری مقرر مولانا رمضان سلفی کو دعوتِ سخن دینے سے قبل حافظ حسن مدنی سٹیج پر تشریف لائے اور اُنہوں نے مولانا فاروق اصغر صارم کی بات کی تائید کرتے ہوئے فضلاے جامعہ کو توجہ دلائی کہ بعض خاص مناسبتوں کی بنا پر اس جامعہ کے فضلا کو تحقیق میں زیادہ دلچسپی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ ان مناسبتوں میں جامعہ سے 'محدث' جیسے مجلّہ کا اجرا، لاہور میں مصادرِ اسلامیہ کی سب سے بڑی لائبریری کا حامل ہونا اور جامعہ کے منتظمین کا خود علم و تعلّم سے گہرا رابطہ ہونا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ جامعات کی تاریخ مدوّن کرنا بڑی اچھی روایت ہے اور ہمیں بعض عظیم جامعات کی طرح اپنے جامعہ کی بھی ہر سال کی تاریخ مرتب کرنا چاہئے۔

اُنہوں نے جامعہ کے اہم محسنین کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس درسگاہ کی ہر دور میں مدیر الجامعہ حافظ عبدالرحمن مدنی بذاتِ خود نگرانی کرتے رہے ہیں اور آپ کی ذاتِ گرامی ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ادارے کی بنا سے آج تک اس ادارے میں روحِ رواں کی حیثیت رکھتی ہے، آپ کے ساتھ حافظ ثناء اللہ مدنی کی علمی سرپرستی بھی اس ادارے کو حاصل رہی ہے۔ مدیر الجامعہ کے معاونین کی حیثیت سے شیخ الحدیث مولانا صادق خلیلؒ ۱۹۷۹ء تک، پھر قاری نعیم الحق نعیمؒ ۱۹۸۴ء تک، پھر مولانا خالد سیف شہیدؒ ۱۹۸۹ء تک براہِ راست ناظم طلبہ اور امورِ دفتر کی ذمہ داری انجام دیتے رہے ہیں۔ بعد ازاں مولانا شفیق مدنی ۲۰۰۳ء تک اور ان کی معیت میں ۱۹۹۱ء میں قائم ہونے والے کلیۃ القرآن میں قاری محمد ابراہیم میرمحمدی نے ۲۰۰۴ء تک اساسی خدمات انجام دی ہیں۔ اس کے بعد سے جامعہ کی مرکزی انتظامی کمیٹی جو مولانا رمضان سلفی اور مولانا زید احمد کی نگرانی میں ہفتہ وار منعقد ہوتی ہے، مدرسہ کے انتظام وانصرام میں مصروف ومشغول ہے۔

جامعہ کے اس طویل سفر میں ان حضرات کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

▣ اس کے بعد کلیۃ الشریعۃ کے پرنسپل <u>**مولانا رمضان سلفی**</u> کو اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی گئی۔ موصوف مولانا محمد گوندلویؒ کے شاگرد ہیں۔ جامعہ لاہور الاسلامیہ میں ۱۹۸۰ء میں پڑھنے کے لئے آئے لیکن پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہی تدریس کا موقع بھی حاصل رہا۔ یہاں سے کنگ سعود یونیورسٹی، ریاض میں داخلہ ہوگیا۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد سے جامعہ لاہور الاسلامیہ میں نائب شیخ الحدیث کی حیثیت سے تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اُنہوں نے کہا کہ دین کی سمجھ بوجھ ہم پر اللہ کا احسانِ عظیم ہے۔ انہوں نے جامعہ کے قیام اور اس کو پروان چڑھانے میں مدنی صاحب کی کاوشوں کا تذکرہ کرتے ہوئے جامعہ کی موجودہ رونق اور ترقی کو ان کی محنت کا ثمر قرار دیا۔ انہوں نے بتایا کہ دارالعلوم دیوبند اور جامعہ رحمانیہ، دہلی کے فاضلین اپنے ادارہ کے نمائندہ ہوتے تھے، لہٰذا اس جامعہ کے فاضلین کا بھی فرض ہے کہ وہ ادارہ کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں، اپنی مادرِ علمی کے وقار اور کام کو بڑھانے میں اس کا ساتھ دیں۔

اس کے ساتھ ہی پہلی نشست کا اختتام ہوا۔ نمازِ ظہر ادا کرنے کے بعد فاضلین جامعہ اور دیگر مہمانانِ گرامی کے لئے مجلس التحقیق الاسلامی کی عمارت میں پُرتکلف کھانے کا انتظام تھا۔

کھانے کے بعد 'دینی سرگرمیوں کے فروغ میں باہمی رابطے کی اہمیت' کے موضوع پر ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں فاضلین جامعہ کو خطاب کی دعوت دی گئی اور اس کے بعد شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی اور مدیر الجامعہ حافظ عبدالرحمٰن مدنی کے خطابات تھے۔

❁ **قاری عبدالرؤف عادل** (مدرّس جامعہ) کی تلاوتِ قرآن سے پروگرام کا آغاز ہوا۔

❁ اس کے بعد فاضل جامعہ ہذا **قاری محمد حسین** (مدرّس جامعہ محمدیہ لوکو ورکشاپ) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے باہم رابطہ کو اتفاق و اتحاد کے لئے نہایت اہم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ باہمی رابطہ اور اتفاق و اتحاد سے ہی مدارسِ دینیہ عالمی سازشوں سے آگاہی اور اس کے مقابلے کے لئے کوئی لائحہ عمل تیار کرسکتے ہیں۔ اُنہوں نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید علوم کو حاصل کرکے زندگی کے مختلف شعبوں میں حصہ لینے پر زور دیا۔

❁ اس کے بعد فاضل جامعہ ہذا **قاری محمد اجمل** نے اس مجلس کے قیام پر جامعہ کے منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے راہِ دعوت کے درمیان حائل رکاوٹوں کے ازالہ کے لئے جامعہ اور اساتذہ سے رابطہ کو نہایت اہم اور ضروری قرار دیا۔

❁ جامعہ کے فاضل اور مدرّس **مرزا عمران حیدر** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ اسلام نے سلسلہ انسانی میں خون کی حیثیت کو تسلیم کیا ہے لیکن مسلمانوں کے درمیان اُخوت کا اصل معیار دین اور تقویٰ ہے۔ ہمارا اصل رشتہ دین کا رشتہ ہے، اس رشتہ کے حاملین گویا ایک قبیلہ، ایک قوم اور ایک ملت ہیں۔ اس تعلق اور رشتہ کو مضبوط کرنے کی جو ضرورت اس وقت ہے وہ شاید کبھی نہیں تھی کہ دنیا اس تعلق کو ختم کرنے پر اکٹھی ہو رہی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمیں اس درسگاہ کی مناسبت سے کسی مرکزی نسبت کو اختیار کرنا چاہئے۔

❁ جامعہ کے فاضل اور ادارۃ الاصلاح (بونگہ بلوچاں) کے نائب مدیر **قاری صہیب میر محمدی** نے تمام اداروں اور مدارس کا مقصد اصلاحِ اُمت قرار دیتے ہوئے، اصلاحِ اُمت کے لئے خلوصِ نیت، ہر مسلمان کی خیر خواہی اور خود اپنے نفس کے محاسبہ کو ضروری قرار دیا۔

انہوں نے حدیث ِرسولؐ: «المؤمن مِرآۃ المؤمن» کے تحت جذبہ خیر خواہی کو اصلاحِ اُمت کے لئے ایک اہم عامل قرار دیتے ہوئے کہا کہ جس طرح ایک آئینہ ہر حال میں دیکھنے والے کو اس کا چہرہ دکھاتا ہے اور ہر ایک کو دکھاتا ہے، پھر جس قدر عیب ہوں اسی قدر دکھاتا ہے، کمی بیشی نہیں کرتا، پھر ایک کا داغ دھبہ اور عیب دوسرے کو نہیں دکھاتا، پھر وسیع

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القلبی کا ثبوت دیتے ہوئے لاکھوں عیوب کو اپنے اندر سمو لیتا ہے اور اگر اسے زمین پر پٹخ دو پھر ایک ٹکڑا اٹھا کر دیکھو تو بھی خیر خواہی سے باز نہیں آتا، یہی مثال ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے ہر مسلمان بھائی کی خیرخواہی کرتے ہوئے اس کی کوتاہیوں کی نشاندہی کرتا ہے اور اگر ایک عیب ہے تو زیادہ کرکے نہیں بتاتا اور اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے، خواہ اس میں ہزاروں عیوب ہوں اور اگر مسلمان بھائی اس پر ظلم کرے تو اس پر صبر کرتا ہے اور اس کے ساتھ پھر بھی احسان کا رویہ رکھتا ہے۔

* اس کے بعد مولانا عتیق اللہ قطب کو اظہارِ خیال کی دعوت دی گئی۔ موصوف جامعہ میں ۱۹۷۷ء میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں اور ان دنوں جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے زیرِ نگرانی مدرسہ جھوک دادو میں شیخ الحدیث ہیں۔ اُنہوں نے جامعہ رحمانیہ اور ماہنامہ 'محدث' کو دہلی کے جامعہ رحمانیہ اور 'محدث' کی یادگار اور نشاۃِ ثانیہ قرار دیا اور کہا کہ کسی بھی ادارہ کی کامیابی ہمیشہ اخلاص اور بااعتماد لوگوں کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔

* بعدازاں مدیر الجامعہ حافظ عبدالرحمن مدنی نے فرمانِ الٰہی: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ﴾ (ہود: ۱۱۷) سے اپنے خطاب کا آغاز کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں قوموں کے عروج و زوال کا ضابطہ اور قانون بیان کیا کہ جب تک کسی قوم میں معاشرہ کی اصلاح کرنے والے باقی ہوتے ہیں، اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس قوم کو تباہ نہیں کرتا۔ لہٰذا معاشرہ کی روحانی بیماریوں کو سمجھتے ہوئے اصلاحِ اُمت کا بیڑا اٹھانا وقت کا شدید تقاضا ہے، لیکن آج ہم دنیا کی حرص اور مال کے لالچ جو بقول رسولؐ امت کا سب سے بڑا فتنہ ہے، میں پڑ کر اپنے اس مشن سے دستبردار ہوگئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ آج ہم دنیاداری اور للّٰہیت کی کشمکش کا شکار ہیں۔ دین کے طلبا آغاز میں پرخلوص ہوتے ہیں لیکن جب دنیا کی چمک دیکھتے ہیں تو اپنا مشن بھول جاتے ہیں۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد فکرِ معاش میں پھنس کر اپنی مادرِ علمی اور دین سے بھی بیگانہ ہوجاتے ہیں اور یہ ایک ایسی المناک صورتِ حال ہے جس کا تصور وہی شخص کرسکتا ہے جو اپنی خودداری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایک ایک پیسے کے لئے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے اور دین کے طلبا پر خرچ کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُنہوں نے دینی مدارس اور سعودی جامعات کے ان فضلا کے متعلق گہرے رنج وغم کا اظہار کیا جو دنیا کی حرص اور بڑی تنخواہوں کے لالچ میں اپنے مشن کو فراموش کر چکے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمارے دادا اپنی اولاد کو اور ہمارے والد اپنی اولاد کو وہی وصیت کیا کرتے تھے جو ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام نے اپنی اپنی اولاد کو کی تھی کہ

﴿فَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾

اُنہوں نے کہا کہ اس اُمت کا فتنہ مال ہے۔ نہایت عظیم لوگ بڑے بڑے فتنوں سے نکل گئے لیکن مال کے فتنہ سے نہ بچ سکے۔ اُنہوں نے اپنے سگے چچا حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ کی کتاب 'حکومت اور علماے ربانی' کے حوالہ سے عبداللہ بن مبارکؒ اور اسماعیل بن علیہؒ کا واقعہ ذکر کیا کہ ان دونوں کے درمیان یہ معاہدہ ہوا کہ ایک دین کا کام کرے گا اور دوسرا تجارت کرے گا اور منافع دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔ چنانچہ جب عبداللہ بن مبارکؒ اپنے سفر تجارت سے واپس آئے تو پتہ چلا کہ ابن علیہؒ نے جج کا منصب قبول کرلیا ہے۔ لہٰذا انہوں نے ابن علیہ کو ان کا حصہ نہ دیا جب ابن علیہ چند دن انتظار کرنے کے بعد خود لینے کے لئے گئے تو عبداللہ بن مبارک نے ایک شعر پڑھا، جس کا مفہوم یہ تھا کہ "علم کا گدھا کیچڑ میں پھسل گیا۔"

اُنہوں نے کہا کہ علما کی اولادوں کو تباہ کرنے میں مالِ زکوٰۃ کا بھی ایک کردار ہے۔ صرف بقدرِ ضرورت لینا ہی جائز ہے، وگرنہ اولاد کی تباہی اور مشن سے دوری کا خطرہ ہے۔

٭ آخر میں جامعہ کے شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ کو دعوتِ خطاب دی گئی۔ اُنہوں نے قرآن وسنت کی رو سے علم دین کی اہمیت وفضیلت کا ذکر کرتے ہوئے امام شافعیؒ کا مشہور قول پیش کیا جس میں حصولِ علم کے آداب وشرائط کا ذکر کیا گیا ہے:

أخي لن تنال العلم إلا بستة — سأنبئك عن تفصيلها ببيان
زكاء وحرص واجتهاد وبلغة — وإرشاد أستاذ وطول زمان

اُنہوں نے کہا کہ ایک طالبِ علم کو حصولِ علم میں بڑے چھوٹے کا فرق روا نہیں رکھنا چاہیے۔ عالم المدینہ امام مالک ایک دفعہ سترہ سے ہٹ کر نماز پڑھ رہے تھے کہ کسی عام آدمی نے کہا: أدن إلى السترة أيها المصلي "نماز پڑھنے والے! سترہ کے قریب ہو جا" تو امام مالکؒ آگے بڑھے اور قرآن کی یہ آیت پڑھتے ہوئے اس کا شکر ادا کیا: ﴿وعلمك:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالم تکن تعلم وکان فضل الله علیك عظیما﴾ (عون المعبود: ۲/۲۷۶) اُنہوں نے کہا کہ حصولِ علم میں اللہ کے ساتھ تعلق کو بھی مضبوط کیا جائے تو اللہ دنیا بھی عطا کرتے ہیں لیکن اسلام میں دنیاوی آسائش کے بالمقابل علم وتقویٰ کو ہی فضیلت دی گئی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے داوٗد اور سلیمانؑ کو دنیا اور علم میں سے ایک اختیار کرنے کا کہا تو اُنہوں نے علم کو اختیار کیا تو اللہ نے علم کے ساتھ ایسی بادشاہت عطا کی کہ قیامت تک کسی کو نہیں ملے گی۔

فضلاے جامعہ کی 'رابطہ کونسل' کا قیام

عصر کی نماز کے بعد مدیر الجامعہ حافظ عبد الرحمن مدنی کی تحریک پر فاضلینِ جامعہ کے ساتھ رابطہ اور تعلق کو مستحکم کرنے کے لئے ایک 'رابطہ کونسل' کا قیام عمل میں لایا گیا، جامعہ کے حسب ذیل فضلا اس کونسل کے ارکان تجویز ہوئے:

زیر سرپرستی: حافظ عبد الرحمن مدنی و حافظ ثناء اللہ خاں مدنی

نگران: مولانا محمد شفیق مدنی و قاری محمد یحییٰ رسول نگری

① حافظ عبد الوحید	② قاری صہیب احمد میر محمدی
③ مولانا عبد الصمد رفیقی	④ مولانا محمد ارشد سندھی
⑤ مولانا محمد زبیر شاکر	⑥ مولانا محمد رفیق زاہد
⑦ مولانا اکرم راحیل	⑧ مولانا ابراہیم شاہین (سیکرٹری)
⑨ مولانا محمد نصر اللہ	⑩ حافظ حسن مدنی

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مدیر 'الاعتصام' حافظ عبد الوحید نے یہ تجویز پیش کی کہ جامعہ کے تمام فاضلین کے مکمل پتہ جات حاصل کرکے ایک جامع فہرست شائع کی جائے، نیز استاذ الاساتذہ حافظ ثناء اللہ خان مدنی کے تلامذہ کی فہرست بھی شائع کی جائے۔ مزید برآں جامعین کے تمام فاضلین کو ماہنامہ 'محدث' اعزازی جاری کیا جائے۔ اور فاضلین سے استدعا کی گئی کہ وہ اس رابطہ کو کارآمد بنانے کے لئے اپنی آرا رابطہ کونسل کو بھیجیں تاکہ ان کی روشنی میں رابطہ کونسل اپنے اہداف اور طریقہ کار کا تعین کرسکے۔

حافظ حسن مدنی نے فضلاے جامعہ کے پتہ جات شائع کرنے کے سلسلے میں یہ اعلان کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جونہی جامعہ کے فضلا کے پتہ جات کم از کم ۳۰۰ کی تعداد میں حاصل ہو جائیں گے، فضلاے جامعہ کے لئے ایک ڈائری شائع کی جائے گی جس کے شروع میں یہ پتہ جات موجود ہوں گے۔ ہر سال کم وبیش ۵۰ کے لگ بھگ مزید فضلاے جامعہ سے فارغ ہوتے ہیں، آئندہ سالوں میں اس فہرست کو مزید جامع اور مکمل کیا جاتا رہے گا۔ اس ڈائری میں ۱۰ ممتاز فضلاے جامعہ کی سالانہ کارکردگی کے لئے ۱۰ صفحات مختص کرنے کے علاوہ جامعہ کے سابقہ اور موجودہ اساتذہ کرام کے مختصر تذکرے بھی شائع کئے جائیں گے۔ مزید برآں چند صفحات جامعہ کے سال بھر کے اہم واقعات کی رپورٹ پر بھی مبنی ہوں گے۔ وکیل الجامعہ مولانا عبدالسلام ملتانی کی دعا سے پروگرام کی دوسری نشست اختتام پذیر ہوئی۔

اس کے بعد مغرب تک فاضلین جامعہ کا میل جول کا وقفہ تھا اور نمازِ مغرب کے بعد تقریبِ تکمیل بخاری اور قراءت کانفرنس کا پروگرام تھا۔ اس مجلس میں جامعہ کے ایسے سابقہ منتظمین اور اساتذہ جو وفات پاچکے ہیں، کے لواحقین کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ مولانا خالد سیف شہید کے بھائی اور قاری نعیم الحق کے فرزند وغیرہ بھی اس مجلس میں تشریف فرما تھے۔

۲۔ تقریبِ تکمیل صحیح بخاری

اسی روز مغرب کے بعد جامعہ لاہور الاسلامیہ کے وسیع ہال میں تکمیل بخاری اور محفل قراءۃ کا انعقاد ہوا جس میں ملک کے نامور علما، پروفیسرز اور قرا کرام شریک ہوئے۔ خوبصورت سٹیج، سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا وسیع ہال اور اس کے چاروں طرف جامعہ کے مختلف شعبہ جات کے تعارفی بینرز نے کانفرنس کے ماحول کو نہایت بارونق بنا دیا تھا۔

✎ مغرب کے فوراً بعد قاری **صہیب احمد میر محمدی** کی رِقت آمیز تلاوت کلام پاک سے تقریبِ بخاری کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

✎ صحیح بخاری کی آخری حدیث پر درس ارشاد فرمانے کیلئے فضیلۃ الشیخ **مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ** کو دعوت دی گئی۔ صحیح بخاری مکمل کرنے والے کلیۃ الشریعۃ کے آخری سال کے تمام طلبا ہاتھ میں صحیح بخاری تھام کر شیخ کے سامنے حلقہ کی صورت میں بیٹھے اصحابِ صفہ کی یاد تازہ کررہے تھے اور سامعین کی نظریں بار بار علوم نبوت کے ان حاملین کی طرف اُٹھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی تھیں جو نبی ﷺ کا ورثہ اپنے دامن میں لئے نبوی مشن کے دشوار گزار مگر انتہائی پُرسعادت سفر پر روانہ ہونے والے تھے۔ ان میں سے ایک طالب علم حافظ نذر اللہ نے صحیح بخاری کی آخری حدیث، نائب شیخ الحدیث مولانا رمضان سلفی سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک مکمل سند کے ساتھ پڑھی۔ عربی لہجہ کے حسن اور رقت وسوز میں رندھی ہوئی ان کی آواز نے سامعین پر رقت وکیف طاری کردیا تھا۔ اس کے بعد مولانا ارشاد الحق اثری کے درس کا آغاز ہوا:

اُنہوں نے صحیح بخاری اور امام بخاریؒ کے امتیازات بیان کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ اس وقت روئے زمین پر کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب 'صحیح بخاری' ہے۔

اُنہوں نے کہا کہ امام بخاری نے اپنی کتاب کا جو نام رکھا اور اس میں صحت کے التزام میں جو اُصول وضوابط ملحوظ رکھے، وہ ندرت وانفرادیت کا ایسا شاہکار ہے کہ اس سے قبل اور اس کے بعد آج تک اس کا مثیل پیش نہیں کیا جاسکا۔ صحیح بخاری سے پہلے الموطا اور اس کے بعد صحیح مسلم، صحیح ابن حبان اور صحیح ابن خزیمہ وغیرہ میں کوئی بھی صحیح بخاری کے ہم پلہ نہیں۔ اُنہوں نے ہی اس غیر معمولی احتیاط کی بنیاد رکھی اور پھر خود ہی اسے اس طرح بامِ عروج تک پہنچایا کہ کم ترك الأولون للآخرين کا مقولہ غلط ثابت ہوگیا اور جو بھی اعتراضات صحیح بخاری پر ہوئے، تاریخ نے اُنہیں غلط ثابت کردیا۔ اُنہوں نے کہا کہ امام بخاری کا ایک ایک حدیث کو نقل کرنے سے پہلے غسل کرنا، اطمینانِ قلب کے لیے نمازِ استخارہ، بیت اللہ میں کتاب کی تدوین اور ریاض الجنة مدینہ منورہ میں ابواب بندی، ان کے شدتِ اہتمام اور ذہنی نکتہ رسی کی ایک بے نظیر مثال ہے۔

انہوں نے ایک اہم نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ کسی کا ایک حدیث کے بارے میں صرف رجاله رجال الصحيح کہہ دینے سے وہ حدیث صحیح قرار نہیں پاسکتی کیونکہ امام بخاریؒ نے ثقاہتِ راوی کے ساتھ ساتھ اتصالِ سند، علت وشذوذ اور دیگر شرائط کا التزام بھی کیا ہے۔ اُنہوں نے کبار محدثین علی بن مدینیؒ، احمد بن حنبلؒ اور قتیبہ بن سعیدؒ وغیرہ کے حوالہ سے امام بخاری کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی یہ عظمت ان کی کتاب کی عظمت ہی کا ایک پہلو ہے۔

بعد ازاں اُنہوں نے صحیح بخاری کا آغاز كتاب بدء الوحي اور پہلی حدیث: ((إنما

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأعمال بالنيات» اس کے بعد 'کتاب الایمان' اور پھر 'کتاب العلم' اور آخر میں 'کتاب التوحید' اور کتاب کا اختتام: «كلمتان حبيبتان إلى الرحمٰن ثقيلتان في الميزان خفيفتان على اللسان: سبحان الله وبحمده، سبحان الله العظيم» کی ترتیب کی حکمت اور فنی حیثیت کا تذکرہ کیا اور اس آخری حدیث کی نہایت جامع شرح فرمائی۔ ان کا درس انتہائی پراثر اور علمی تھا جس سے حقیقی استفادہ اس کو سن کر ہی کیا جاسکتا ہے۔

✎ اس کے بعد رئیس الجامعہ مولانا **حافظ عبدالرحمٰن مدنی** نے 'امام بخاری کا اجتہادی مقام ومرتبہ' کے موضوع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے متعدد دلائل سے ثابت کیا کہ امام بخاریؒ گہری اجتہادی بصیرت کے حامل تھے اور صحیح بخاری کے تراجم ابواب ان کی اجتہادی بصیرت کے غماز ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ صحیح احادیث کے دامن میں فقہ الحدیث کو رکھ کر ایک طرف اُنہوں نے ظاہریت کے فتنہ کا رد کیا تو دوسری طرف کتاب الحیل جیسے ابواب قائم کرکے فقہ کے نام پر حیلوں کو فروغ دینے اور فقہی جمود کو توڑنے میں بھی اہم کردار ادا کیا اور اس کے ساتھ ساتھ اجتہاد و درایت کے نام سے انحرافات کی راہیں کھولنے والوں کا راستہ بھی بند کردیا۔ گویا امام بخاری نے فقہاء ومحدثین کا منہاج قائم کرکے ظاہریت اور فقہی جمود کے درمیان ایک راہِ اعتدال قائم کردی۔ اسی منہاج کے علمبردار بے شمار اسلافؒ، ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ وغیرہ اور ان کے بعد برصغیر میں شاہ ولی اللہؒ، ان کے ابناء اربعہؒ، شاہ محمد اسحٰقؒ اور ان کے جانشین سید نذیر حسین محدث دہلویؒ ہیں اور یہی صحیح منہجِ نبویؐ ہے۔

✎ بعد ازاں جامعہ سے فارغ ہونے والے طلبا کو مدیر الجامعہ حافظ عبدالرحمٰن مدنی، قاری محمد یحییٰ رسولنگری اور قاری محمد ابراہیم میرمحمدی کے ہاتھ سے قیمتی کتب ہدیہ کی گئیں، نیز طلبا کی طرف سے مدیر کلیہ الشریعہ اور نائب شیخ الحدیث مولانا رمضان سلفی کو بھی کتب کا تحفہ دیا گیا۔

اس سال سندِ فضیلت حاصل کرنے والے خوش قسمت طلبا یہ ہیں:

① محمد بلال ② حافظ محمد عمران، چونیاں ③ عبدالمالک، رینالہ خورد ④ ظفر اقبال، کنگن پور ⑤ حافظ فرمان اللہ، اوکاڑہ ⑥ سمیع اللہ، رینالہ خورد ⑦ عبدالحنان، فورٹ عباس ⑧ نذر اللہ ⑨ حافظ نعیم ⑩ اختر بھٹوی، اوکاڑہ ⑪ شکیل احمد، اوکاڑہ ⑫ عبدالباسط، شیخوپورہ ⑬ سرفراز احمد، لاہور اور ⑭ صبغت اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ عشاء سے قبل تقریبات کے شرکا کے لئے عشائیہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

۳۔ تقریبِ تکمیل قراءات عشرہ اور محفل قراءت

جامعہ لاہور الاسلامیہ کے کلية القرآن الكريم کے زیر اہتمام اس محفل کا اہتمام کیا گیا۔ عشاء کے بعد ہونے والے اس پروگرام کو مزید تین نشستوں میں تقسیم کیا گیا تھا:

پہلی نشست: خطاب 'حجیت قرآءات'

جامعہ کے طالب علم قاری یحییٰ خالد کی تلاوت سے اس نشست کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں پاکستان ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے قاری احمد ہاشمی اور جامعہ کے مدرّس قاری عبدالرؤف عادل کو تلاوت کی دعوت دی گئی۔

حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ نے 'حجیتِ قراءات' کے موضوع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے ثابت کیا کہ سابقہ کتبِ سماوی کے برعکس آج تک قرآن کریم میں ذرّہ برابر بھی تحریف ثابت نہیں کی جاسکی۔ اُنہوں نے کہا کہ قرآن سبعة أحرف پر نازل ہوا ہے اور یہ کہنا کہ حضرت عثمانؓ نے ان میں سے چھ حروف کو ختم کردیا تھا، ان پر افترا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ قراءاتِ عشرہ، متواتر اور سبعہ احرف کا حصہ اور قرآن ہیں۔ مستقل افادیت کے پیش نظر ان کا مکمل خطاب اسی شمارے میں شائع کیا جارہا ہے۔

دوسری نشست: تقریب تکمیل قراءاتِ عشرہ وروایتِ حفص

جامعہ کے شعبہ کلیہ القرآن الکریم میں علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ علوم قرآن کے تخصص کا اضافہ کیا گیا ہے، جس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو قراءات سبعہ عشرہ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ دو سال میں تجوید وروایتِ حفص، مزید دو سال میں قراءتِ سبعہ، اور مزید دو سال یعنی کل چھ برسوں میں قراءاتِ عشرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے بعد آخری دو سالوں میں علومِ قرآن یعنی تفسیر واُصولِ تفسیر، تفسیر مشکل القرآن، شانِ نزول، اعجاز القرآن وغیرہ علوم میں تخصص کرایا جاتا ہے۔ جامعہ کے اس شعبہ میں ۸ سالوں میں علومِ قرآن کے اس تخصص کے متوازی درس نظامی کے تمام علوم مثلاً قرآن، حدیث، فقہ، عقیدہ، عربی نحو وصرف، عربی اَدب واِنشا، تاریخ اسلام، علم وراثت، علم قضا، اصول حدیث، اُصول فقہ اور فقہ مقارن وغیرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تعلیم بھی دی جاتی ہے، جس کے بعد یہاں سے فارغ ہونے والا طالب علم بہترین قاری قرآن کے علاوہ مکمل عالم دین بھی ہوتا ہے۔

امسال قراءاتِ عشرہ کی تکمیل کرنے والے طلبہ نے اُستاذ القراء قاری محمد یحییٰ رسول نگری کو حلقہ درس قائم کرکے عشرہ قراءات کا آخری سبق سنایا۔ ہر طالب علم نے آخری پارہ کی ایک ایک سورت کو مختلف قراءات میں تلاوت کیا۔ آخر قاری صاحب موصوف کی دعا سے یہ بابرکت نشست اختتام پذیر ہوئی۔ اس سال قراءات عشرہ مکمل کرنے والے طلبہ کی تعداد ۱۶ رہی جنہوں نے کلیہ القرآن کے چھٹی کلاس مکمل کی، طلبہ کے نام یہ ہیں:

① عبد الرحمٰن صدیقی ② فیض اللہ ناصر ③ صابر صدیقی ④ حافظ رمضان بٹ ⑤ عبد الوحید ساجد ⑥ مزمل محمدی ⑦ شعیب عابد ⑧ نذیر احمد ⑨ عبد الحفیظ ⑩ عمر فاروقی ⑪ وسیم حسین بھٹہ ⑫ عبدالصمد ⑬ بنیامین نجم ⑭ محمد احمد بھٹی ⑮ محمد اسحٰق بخاری اور ⑯ عاطف منیر

دوسری نشست کے اختتام پر اسی کلیہ کے دوسرے سال سے روایت حفص کی تعلیم مکمل کرنے والے ۳۰ طلبہ سے بھی اُستاذ القراء قاری محمد عزیر نے تیسویں پارے کی آخری آیات سنیں اور بعد میں ان مراحل کی تکمیل کرنے والے طلبہ میں انعامات اور شیلڈیں تقسیم کی گئیں۔

تیسری نشست: محفل قراءت

بعد ازاں محفل حسن قراءت کا آغاز ہوا۔ قاری محمد یحییٰ رسولنگری، قاری محمد عزیر، قاری محمد ابراہیم میر محمدی اور قاری احمد میاں تھانوی کے علاوہ پاکستان کے معروف قراء سٹیج پر براجمان تھے۔ محفل قراءت میں شرکت کرنے والے دیگر قرائے کرام کے نام حسبِ ذیل ہیں:

① قاری قمر الاسلام (فاضل قراءاتِ عشرہ، سابق مشاق جامعہ ہذا)
② قاری عبدالماجد (فاضل قراءاتِ عشرہ، قاری ریڈیو رٹی وی)
③ قاری عبدالرزاق ثانی (فاضل قراءاتِ عشرہ، سابق مشاق جامعہ ہذا)
④ قاری عطاء اللہ عزیزی (فاضل قراءاتِ عشرہ، مرکز ابن قاسم، ملتان)
⑤ قاری عبدالسلام عزیزی (فاضل قراءاتِ عشرہ، مدرس جامعہ ہذا)
⑥ قاری محمود الحسن بڈھیمالوی (فاضل قراءاتِ عشرہ، فیصل آباد)
⑦ قاری احمد میاں تھانوی (نائب مہتمم دار العلوم الاسلامیہ، لاہور)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑧ قاری نوید الحسن لکھوی (مدرّس جامعہ سلفیہ، فیصل آباد)

⑧ قاری عطاء الرحمٰن عابد (مدرّس جامعہ عربیہ، گوجرانوالہ)

⑨ قاری عارف بشیر (فاضل قراءاتِ عشرہ، مدرّس جامعہ ہذا)

⑩ قاری حمزہ مدنی (فاضل قراءاتِ عشرہ، مدیر کلیہ القرآن، جامعہ ہذا)

⑪ آخر میں کلیہ القرآن کے سرپرست استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی کی پرکیف تلاوت سے یہ پروقار مجلس عین صبح کی اذان پر اختتام پذیر ہوئی۔ ساری رات جاری رہنے والے اس پروگرام میں لاہور بھر سے شرکاء تشریف لائے تھے۔ اس روز دن بھر موسلا دھار بارش ہوتی رہی جو رات گئے تھم نہ سکی، لیکن شرکا کی کثرت کی وجہ سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا، خواتین کے لئے دو بڑے کمرے بھی خالی کرائے گئے تھے، اور اشتہار پر ذکر کردہ تمام قراء کرام اور خطبا میں کوئی ایسے نہ تھے جو پہنچ نہ پائے ہوں۔ ایسے جل تھل موسم میں انوارِ قرآنی سے منور اس مجلس میں قراء کرام کی خوبصورت تلاوتوں سے خوب سماں بندھا۔ اُمید ہے کہ یہ محفل قراءۃ اپنی خوبصورت تلاوتوں کی وجہ سے عرصہ یاد رکھی جائے گی۔

تمام پروگراموں کی سی ڈی کے لئے ادارۂ محدث میں رابطہ کریں۔ شکریہ!

رمضان المبارک کی مقدس ساعتوں میں اصلاحِ اعمال اور تربیتِ نفس کا سنہری موقع

تعلیم و تربیت کورس

برائے (حضرات و خواتین)

ایمانیات، عقائد و عبادات، حقوق و فرائض، اخلاق و معاشرت اور تجارت و معاملات سے متعلق قرآن و حدیث کے

30 مختلف موضوعات کا تدریسی پروگرام

بہت سے نامور دینی سکالر خطاب فرمایا کریں گے۔

نمازِ فجر سے 45 منٹ بعد (روزانہ 1 گھنٹہ)

بمقام

پی ایم اے ٹریڈ سنٹر۔ آڈیٹوریم

سیکنڈ فلور۔ 66 فیروز پور روڈ بالمقابل سنٹرل جیل لاہور

فون: 042-7524583
042-7597618
فیکس: 7524584

DAR-UL-FALAH
دارالفلاح

0300-4115657
042-7580350

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ